نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول ؁ | حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی | قیمت سالیانہ مع محصول ؁

نمبر ۲۸ جلد ۳ | لودیانہ ۵ اجولائے ۱۸۷۵ء | قیمت فی پرچہ ۲ پائی

(۳) مبارک وے جو دل کے غریب ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہت اُنہیں کی ہی۔

(۵) مبارک وے جو حلیم ہیں کیونکہ زمین کے وارث ہوں گے

بقیہ صبح کا بھولا شام کو لوٹتا

بختیار کا اُس ہندوستانی جوان کے ساتھہ ملنا اور باہم گفتگو کرنا

جب دو تین گھڑی رات گذر گئی اور بھوکھہ کی اور زیادہ برداشت نہ ہوسکی تو بختیار نے کھانا طلب کیا بھٹیاری نے وہی گوشت گنتی کی کچی پکی بوٹیاں اور پیالہ بھر پانی البتہ رنگ اُسکا نمک مرچ سے کچھہ بدلا ہوا مٹی کی رکابی میں ڈال اور دو پیسے کی روٹی اوپر رکھہ سامنے لا رکھا میاں نے ہاتھہ دہو جب روٹیاں اوپر سے اُٹھائیں تو شوربے کا رنگ روغن دیکھکر ہکا بکا رہ گیا شرم کے مارے بھٹیاری کو تو کچھہ نہ کہہ سکا مگر دلہی دلمیں کڑھتا رہا لاچار اُسی پر قناعت کرکے بسم اللہ کرنے ہی کو تھا کہ سر پہ سے سلام علیک کی آواز آئی چونک کر دیکھا تو وہی لطیفہ گو جوان جسکی صحبت کا اُسکو ازحد اشتیاق تھا مسکراتا ہوا سر پر

کھڑا ہو نعمت غیر مترقبہ سمجھکر بڑے تپاک کے ساتھ پاس بٹھالیا اور کھانے میں شریک ہونے کی درخواست کی اُس نے بے تامل ہاتھ بڑہایا اور بڑی خوشی سے کھانا شروع کیا ایک آدہ لقمہ کھاکر از خود بول اُٹھا کہ صاحب سچ پوچھو تو کھانا اصل ہمارے شہر میں پکتا ہو اور جگہہ میں نقل۔ وہاں کی بھٹیاریں ایسا مزہ دار پکاتی ہیں کہ جو کوئی اُنکے ہاتھہ کا ایکدفعہ کھا آیا برسوں ہاتھہ چاٹتا رہتا ہو اور دوسری جگہہ کیسی ہی عمدہ سے عمدہ نعمتیں اُسکو میسر آویں مگر وہ مزہ اُسکی طبیعت سے کبھی نہیں جاتا بختیار کو پہلی ملاقات پر تو اُسکے حال احوال دریافت کرنیکا کچھہ موقعہ نہیں ملا تھا مگر اب جو کچھہ بے تکلفی سی ہوگئی تو بجستہ پوچھنے لگا کہ جناب اپنی تعریف فرماویں وہ لنجا نہ کس جگہہ ہو اور یہاں آپکا اتفاق کیوں کر ہوا اُسنے جواب دیا کہ میں کمبخت شاہجہان آباد کا رہنے والا ہوں بزرگوں کا نام نشان اور اُنکی خوش گذران کا بیان نہایت طول ہو میری اپنی پیدایش اور تعلیم و تربیت کی سرگذشت اگر سنو تو بجاے خود ایک داستان ہو اب اسی پر قناعت کیجے کہ اس ننگ خاندان کا نام وزیر علی ہو نوابی کا خطاب تو دادا جان کے ساتھہ گیا مگر باوا جان بھی کچھہ کم نہیں گذرے۔ اب مفلسی اور بے سروسامانی آوارگی اور سرگردانی جو کچھہ کہو سو مجھہ پر ختم ہو۔ آپ جانتے ہیں کہ زمانہ میں کیسے کیسے انقلاب ہوتے آئے ہیں گردش فلکی نے کسیکو بھی تہ و بالا کئے بغیر نہیں چھوڑا ہمارے گھر میں کسی چیز کی پرواہ نہ تھی سیکڑوں آدمی اپنے اور بیگانے باواجی کے طفیل صبح و شام پیٹ بھرتے اور اُنکو دعا دیتے تھے اُنکی فیاضی کے آگے اگر گنج قارون بھی ہوتا تو سچ کہتا ہوں کہ کبھی وفا نہ کرتا۔ غرض اُسنے دادو دہش میں تمام جاگیر اور نقدی وغیرہ جو بادشاہی عطیات تہیں سب اُڑا دئیے اور برتنے میں افلاس اور تنگدستی کا بوجھہ مجھہ مصیبت زدہ کے سر پر چھوڑ کر انتقال کر گئے۔ اب فرنگیوں کی عملداری ہے شرافوں کی روٹیاں کہاں اُن کے یہاں تو جہانتک دیکھو اجلافوں کاہی قدر ہو بھلے آدمیوں کو کون پوچھتا ہو کوئی صورت گذارہ کی جو ہاتھہ نہ آئی اور گھر میں ضعیف ماں اور جوان جورو کات کات کر کھانے لگیں تو بتلاش روزگار باہر نکلا غرض دھلی کو خیر آباد کہہ آگرے کی راہ سے جیپور جودہ پور الور بھرت پور ٹونک بوندی اجمیر کا ٹھیاواڑ وغیرہ ہوتا ہوا اور سب جگہہ دیکھتا بھالتا چلا آیا دنوں کی گردش جو ابھی باقی ہو کہیں بھی سینگ نہ سمایا راہ باٹ میں اگر کسی خداترس کے دلمیں رحم آیا تو اُسنے مصلحتاً یہی بتلایا کہ یہہ سب ریاستیں امیدواروں سے معمور ہیں یہاں پر روزگار کا حال مثل یک انار و صد بیمار ہو یہاں پر مسافر بیچارے خانمان آوارے کو کون پوچھتا ہو اگر روزگار کی ایسی ہی خواہش ہو تو پنجاب میں جاؤ وہاں نئی عملداری ہو منشی متصدیوں کی ضرورت درکار ہو بیشک کہیں نہ کہیں صورت بن ہی جاویگی اُنکے کہنے سننے سے پنجاب میں گیا بہت جگہہ بھٹکا پھر اگر قسمت جو یاور نہ تھی خواہ دلی جاؤں خواہ دکن کرم کے وہی پھین کہیں بھی دال نہ گلی وجہ ایک یہہ بھی تھی کہ گو فارسی اچھی طرح لکھہ پڑہ سکتا ہوں مگر دفتر کی کارروائی اور انگریزی عدالت کے ضابطہ سے بالکل بے بہرہ تھا کاش اگر کچھہ بھی وقوف ہوتا تو ضرور کسی نہ کسی ضلع میں بھرتی ہوجاتا۔ کہیں کوئی جان پہچان بھی کسی دفتر میں نہ ملا کہ اُس کے ذریعہ سے امیدواروں میں ہی نام درج کرواتا۔ آخر ایک دو دوستوں نے صلاح دی کہ ملک محفوظہ جو ستلج اور جمنا کے درمیان واقع ہو روزگار پیشیوں کے لئے بہت اچھا ہو بہت سی با اختیار ریاستیں ہیں رئیس بھی وہاں کے خاندانی ہیں اہل قلم کا اکثر قدر کرتے ہیں جو شریف بھلامانس وہاں جا نکلا ہو دال روٹی سے محروم نہیں رہا۔ ایسی ایسی تعریفیں سنکر ادہر کا قصد کیا اور راہ کی مصیبتیں جھیل پٹیالہ میں پہنچا حقیقت میں ریاست بڑی وسیع والی ریاست بڑا نامی گرامی اور روزگار پیشوں کا بھی وہاں قدر پایا مگر جبکہ اپنا دانہ پانی اُس سرکار میں بدا نہیں تھا اسواسطے کوئی صورت نہ بنی یہاں تک کہ کسی اکابر یا اہلکار سے بھی ملاقات ہونے نہ پائی بازاری اور عام رتبہ کے آدمی البتہ بہت ملے ریاست کے رنگ ڈھنگ بھی بتلاتے رہے بعض ہندو اور مسلمانوں نے جنکو دربار تک کچھہ رسائی حاصل تھی سبز باغ دکھاکر کسی کسی اہلکار کے پاس لیجانیکا وعدہ بھی کیا مگر آخر لیورانہ کر سکے دل وہاں سے اُچٹ گیا اور اس ریاست اور اس کے رئیس کی جو مسلمان اور فیاض ہو ازحد تعریفیں سنکر ادہر کا عزم کیا قسمت میں یہاں کا آب و دانہ چکھنا تھا سو آنکلا گو نواب صاحب کے دربار تک ابھی رسائی نہیں ہوئی اور نہ ہونیکی کوئی صورت سردست ہاتھہ میں ہو مگر اب یہی سمجھے کہ جو کچھہ بننا تھا بن چکا یہہ کہکر اِدہر اُدہر دیکھا اور ذرا آگے بڑہ کر آہستہ سے کہنے لگا کہ انہیں دنوں ہندوستان میں ایک ایسا گل کھلتا ہوا نظر آتا ہو جس سے تمام ملک کی ہوا کچھہ اور کی اور ہونے والی ہو خوف ہو کہ نادرشاہی میں جیسی لوٹ مچی تھی اور دلی کا تن و بچہ قتل ہوا تھا وہی دن پھر آج کل شاید سامنے کھڑا نہ ہو۔

باقی بہفتہ آئندہ

اصل قران اہل اسلام کے پاس موجود ہی یا نہیں

محمدیونکا قران پر بڑا اعتقاد ہی۔ مگر اِس بات پر غور کرنی چاہیئے کہ اصلی قران تمام اہل اسلام کے پاس موجود ہی کہ نہیں۔ تمام علمائے محمدی اصحاب متفق اور مقر ہیں کہ محمد صاحب پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی ورنہ اُنہوں نے کوئی کتاب تصنیف کی ہی بلکہ ۲۳ برس کے عرصہ میں علیحدہ علیحدہ آیتیں نازل ہوتی رہیں۔ بعضی آیتیں لوگ بر زبان یاد کر لیتے تھے بعضے اُنہیں سے ہڈی اور درخت کے پتوں اور چمڑے کے ٹکڑوں وغیرہ پر لکھہ کر ایک صندوق میں جمع کی جاتی تھیں اور محمد صاحب کے فوت ہونے تک اُسی حالت صندوق میں رہیں۔ محمد صاحب کے بعد خلیفہ ابوبکر نے حکم دیا کہ تمام آیتیں جمع کیجاویں۔ قریب ۱۷ برس کے بعد عثمان نے دریافت کیا کہ قرانوں میں باہم بہت اختلاف ہی۔ اِسواسطے اُس نے ابوبکر کے قران کی مانند نیا قران بنوایا اور اَور سب جلدوں کو جلا دیا اِس سے ہمکو یہہ معلوم ہوتا ہی کہ قران ابوبکر اور عثمان کے ہاتھہ سے مرتب ہوا۔ پس ہمکو کسطرح یقین ہو کہ قران اُنکے ہاتھہ سے نہ بدلا ہوگا اور جو قران کہ ابوبکر کے پاس تھا حفصہ کے تصرف میں رہا۔ شاید اُسوقت بدل گیا ہو۔ جب ان واقعات اور سرگذشتوں پر غور کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہی کہ قران میں تغیر و تبدل ضرور واقع ہوا ہوگا۔ پھر اہل تشیعہ کہتے ہیں کہ قران پورا نہیں ہی اور دعوی کرتے ہیں کہ عثمان نے دس سیپاروں کو قران سے نکال ڈالا۔ شاید جو وہ کہتے ہیں درست ہو تو اِس سے یہہ بھی احتمال ہوتا ہی کہ جب عثمان نے دس سیپاروں کو نکال ڈالا تو اُس نے اپنی طرف سے مرضی کے موافق کئی ایک نئی آیتیں قران میں مندرج بھی کی ہوں ✣

سرکار انگلشیہ رعایا کی دلی خیرخواہ ہی

تواریخ کے معاینہ سے معلوم ہوا ہی کہ بادشاہ نوشیروان اگرچہ عادل اور رحم دل تھا مگر رعایا کی خیرخواہی جیسی کہ گورنمنٹ کو فی زمانہ منظور ہی ایسے نوشیروان کو نہیں تھی اور اسکا نام جو عدالت سے کتابوں میں مشہور ہی ثابت کرتا ہی کہ اُس زمانہ میں ہر ایک والی ملک بڑا ظلم رعایا پر کرتا ہوگا اور وہ ہی ظلم کی باقی ابتک ممالک ایشیا کوچک میں پھیلی ہوئی ہی ظلم کے علاوہ اگر رعایا پر کوئی مصیبت عاید ہوتی ہی تو ایشیا کوچک والی کچھہ بھی خبرگیری اپنی رعایا کی نہیں کرتے ہیں چنانچہ دو سال سے رعایا روم قحط کی مصیبت میں مبتلا ہی شاہ روم کو خبر بھی نہیں کہ میری رعایا کس مصیبت میں پڑی ہوئی ہی ایران و افغانستان میں پچھلے سال بھوکھ پیاسوں کے صدمہ سے ہزارہا مکانات گر گئے تھے دونوں ملک والوں نے ایک کوڑی بھی خزانہ عامرہ سے نہیں دی تھی چین میں کئی ہزار آدمی بیسقدر مرین کہ کئی فصل تک وہاں کاشت بخوبی نہ ہوسکی آخر غریب رعایا نے محنت مزدوری کر کے وے دن کاٹے والی چین نے بطور تقاوے کے بھی کچھہ نہیں دیا۔ پھر ہم کسطرح کہیں کہ ایشیا کوچک والے رعایا کے خیرخواہ ہیں۔ خداوند کریم نے خیرخواہی کا منصب زمانہ حال میں سرکار انگلشیہ ہی کو دے رکھا ہی۔

اب دیکھنا چاہیئے کہ قحط بنگال میں سرکار نے کیسی دلی محبت سے رعایا کی خبرگیری کری۔ ہماری سرکار ہمیشہ رعایا کی بہتری و بہبودگی میں مصروف ہی جب ذرا کہیں رعایا پر کسی قسم کی مصیبت عاید ہوتی ہی فوراً سرکار اُس مصیبت کا مقابلہ کرتی ہی۔ گذشتہ سالوں کی خبرگیری کا ذکر ہم کیا کریں ہر ایک کو معلوم ہی مگر سال حال کی خبرگیری کا جو سرکار نے اپنی رعایا پر کی ہی اُس کا شکریہ ہم سب کو ملکر کرنا چاہیئے۔ اور نیز اُن حکام کا کہ جنہوں نے اِس معاملہ میں رپوٹیں کیں اور گورنمنٹ ہند کو اُس مصیبت سے آگاہ کیا۔

ہمارے ناظرین اخبار کو معلوم ہوگا کہ پشاور میں وہاں کے باشندوں پر کیا کچھہ مصیبت آتش زدگی کے باعث پڑی ہی مگر آفرین ہی سرکار کو کہ اُس رعایا کی کیسی تسلی اور تشفی کری گویا اُنکے دلوں کی آگ اپنی شفقت سے فرو کر دی۔ اور یہہ بھی غور کرنا چاہیئے کہ جناب نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب نے کس دلسوزی اور محبت کی راہ سے ساکنان پشاور کی ہمدردی کا اظہار دلی کیا ہی۔ جو حکم جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب کا درباب آتش زدگی پشاور کے صادر ہوا ہی وہ ذیل میں درج ہی۔

نمبر ۱۳ مورخہ ۲۰ مئی ۱۸۸۰ء بمقام لاہور

از جانب ٹی۔ ایچ۔ تھارنٹن صاحب سکرٹری گورنمنٹ پنجاب۔ بنام صاحب کمشنر بہادر و سپرنٹنڈنٹ قسمت پشاور

۱۔ آپکی چٹھی نمبری ۹۵۹۔ ۷۴ مورخہ ۷ ماہ رواں معہ رپوٹ ہائے صاحب ڈپٹی کمشنر پشاور متضمن آتش زدگی شہر پشاور موصول ہوئی۔

۲۔ جو تشویش جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو اِس مصیبت کے واقع ہونے سے ہوئی اور جو ہمدردی جناب ممدوح کو ان مصیبت زدوں کی نسبت پیدا ہوئی اُس سے مینے آپکو ۱۵ ماہ رواں کے پیغام تاربرقی میں منو سپیل کمیٹی اور باشندگان شہر پشاور کی اطلاع کے لئے مطلع کیا تھا۔ جناب

ممدوح نے گورنمنٹ ہند کو نیز بذریعہ تار برقی اُن اعلیٰ افسروں سے مطلع کیا جو پشاور کے قلعہ باش فوج کے افسروں اور سپاہیوں نے بسر گرمی کرنیل وائیٹ صاحب آر۔ اے کی آپ جو مفصل رپورٹ آئی اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ اور کمینڈر۔ ان چیف کیطرف سے کیسا تہ دل سے شکریہ واجب تھا۔ اور پشاور کے قلعہ باش فوج کے لئے آپکی رپورٹ سے اِس بات کا معلوم کرنا بیشک تسکین بخش ہوگا کہ وہاں کے باشندوں نے اُنکی کوششوں کی کیسی عمدہ قدر کی ہے۔

۳۔ کپتان اومنی صاحب ڈپٹی کمشنر پشاور اور اُسکے ماتحتوں اور خصوصاً گرشٹی صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کی کارروائی نہایت ہی قابل تعریف ہے اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر چاہتے ہیں کہ جناب ممدوح کا دلی شکریہ اُنپر ظاہر کیا جاوے اور نیز ارباب مہتند و خلیل پر جنہوں نے اپنے ہمراہیوں کے ساتھ آگ کے فرو ہو جانے کے بعد انتظام قایم رکھنے اور مال کی حفاظت کرنے میں مدد دی اور نیز لالہ لکھپت رائے اور دیگر ممبران منوسپل کمیٹی پر جنکے نام صاحب ڈپٹی کمشنر کی چٹھی کے فقرہ ۱۹ میں درج ہیں ظاہر کیا جائے۔

۴۔ آپ کی رپورٹ میں جو یہہ درج ہے کہ باوجود یکہ نقصان جایداد کے جسکا ۴ لاکھہ روپیہ تخمینہ لگایا گیا ہے اور برباد ہونے ایک ہزار ۷۸ مکانات سکونتی اور ۸۲۹ دوکانیں۔ لیکن وہاں کے لوگوں کو ضرورت امدادی سرمایہ کے نہیں ہے۔ یہہ بات کچھہ سمجھہ میں نہیں آتی۔ لیکن اگر سچ ہے تو یہہ پشاور کی مرفہ الحالی اور اوسکے باشندوں کی ذاتی ہمت اور مآل اندیشی ایک عمدہ ثبوت ہے۔ مگر تاہم اگر تحقیقات مزید سے ظاہر ہو کہ ان فلک زدوں کی دستگیری کے لئے امداو زر مطلوب ہے تو جناب ممدوح کو بھروسا ہے کہ لوگ فیاضانہ چندہ دینے میں دریغ نہیں کرینگے۔

۵۔ شہر کے آتش زدہ حصہ کے مکرر تعمیر کرنیکے متعلق جو ترمیمات تجویز کی گئی ہیں اُنکی نسبت جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اُس دوسری رپوٹ کے منتظر ہیں جسکا وعدہ کیا گیا ہے لیکن جناب ممدوح اس تجویز کو بالکل پسند فرماتے ہیں کہ شہر کے مکانات مکرر اسطرح سے بنائے جاویں کہ اُنکے بیچ میں خلا اور وسیع بازار ہوں تا کہ ایک طرف سے دوسری طرف کو آگ کے شعلے جلدی نہ پہونچ سکیں۔ اگر ان ترمیمات میں ایسا خرچ پڑتا ہو تو منوسپل کمیٹی کے سرمایہ موجودہ سے زیادہ ہے تو جناب ممدوح ازروی ایکٹ ۲۴ ۱۸۷۱ء جہانتک ممکن ہے رعایات آمیز شرایط پر عطار قرض کی بخوبی سفارش کرینگے۔

قلعہ قصبہ کی آمدنی مالگذاری کا ایک حصہ جو کمیٹی کو سپرد کرنا صاحب ڈپٹی کمشنر کی چٹھی فقرہ ۲۱ میں مذکور ہوا ہے اُسکی نسبت جناب ممدوح نے گورنمنٹ ہند کو غور اور تجویز کے لئے لکھا ہے۔

یہہ گورنمنٹ کی ہمدردی قابل ملاحظہ کے ہے۔ ہمکو خدا کا شکر کرنا چاہئے کہ ایسی گورنمنٹ کے سایہ عاطفت میں ہمکو رعایا بنایا ہے۔

اور کچھہ یہہ ہی ہمدردی نہیں ہے بلکہ ہر ایک رنج و مصیبت میں سرکار رعایا کی خبر گیری ہر ایک معاملات ملکی و مالی سے مقدم سمجھتی ہے اور کیوں نہ سمجھے۔ رعیت چو بیخ است سلطاں درخت۔ الخ عبد اللطیف

منقولات

ہدائتیں واسطے انسداد ترقی مرض ہیضہ کے

ہدایات مندرجہ ذیل واسطے انسداد و ترقی مرض ہیضہ کے جو سرکار نے برائے آگاہی رعایا کے مشتہر فرمائے ہیں اُسکی ایک کاپی ہمارے پاس بھی پہنچی۔ چونکہ یہہ تجاویز انسداد ہیضہ کی نہایت عمدہ ہیں اور اُنکا جاننا ہر فرد بشر پر واجب ہے اور موسم بھی آجکل کا خراب معلوم ہوتا ہے لہذا ہم بھی اپنے ناظرین اخبار کے واسطے درج اخبار کرتے ہیں۔ امید کہ ہمارے ناظرین خود و دیگر اپنے احباب وغیرہ کو مطلع فرماوینگے۔

وہو ہذا

نمبر ۱۔ مناسب ہے کہ جہانتک ممکن ہو ہیضہ کے مریضوں کو تندرست آدمیوں سے علیحدہ رکھا جاوے۔

نمبر ۲۔ مریض کے بیمار داروں کی تعداد اُس تعداد سے جنکے بغیر گریز نہو زیادہ نہونی چاہیے۔

نمبر ۳۔ مریض کو کُھلے ہوادار مکان میں رکھنا چاہئے مریض کو بند مکان میں رکھنے سے جسمیں آمد و شد ہوا کی اچھی طرح نہو سکے مرض کے مہلک ہو جانیکا احتمال ہوتا ہے اور بیمار داروں کو مرض کے لاحق ہو جانیکا زیادہ اندیشہ ہو جاتا ہے کُھلے ہوادار مکان میں مرض کے متعدی ہو جانیکا کم اندیشہ ہوتا ہے بشرطیکہ اُن احتیاطوں کی پابندی رہے جو ذیل میں لکھی جاتی ہیں۔

نمبر ۴۔ مریض کی قے اور اسہال ایک گلے میں

لینے چاہئے جو آدہا خشک مٹی سے بھرا ہوا اور احتیاط رکھنی چاہئے کہ جو کچھہ مواد جسم میں سے نکلے زمین پر منتشر نہونے پاوے اگر اتفاقاً اس قسم کے مواد زمین پر گر جاویں اور فرش کچا ہو تو فوراً اُس مٹی کو کھرچ ڈالنا چاہئے اور کھرچی ہوئی مٹی گملے میں بھر دینی چاہئے اور پھر جسطرح فقرہ آیندہ میں لکھا ہوا ہی اُس مٹی کی نسبت ویسا عمل کرنا چاہئے اگر فرش پکا ہو تو جگھہ کو بلا توقف صاف کر ڈالنا چاہئے اور اُسپر تازہ یا گرم راکھہ بکھیر دینی چاہئے۔

نمبر ۵۔ جب گملے کی مٹی مواد سے جو خارج ہوئے بھر جاوے تو گملے کو تیز آنچ پر رکھہ کر بخوبی یہانتک گرم کر دینا چاہئے کہ دس منٹ تک مٹی میں سے بخار نہ نکلنے بند رہیں پھر اُس مٹی کو زمین میں داب دینا چاہئے۔

نمبر ۶۔ جو لوگ اسقدر احتیاط نہ کر سکیں کہ فقرہ پانچ کے ہدایتوں کی پوری پوری تعمیل کریں اونکو اور کچھہ نہیں تو کم سے کم اسقدر احتیاط تو رکھنی چاہئے کہ مواد کو جو مریض کے بدن میں سے خارج ہو زمین پر یا گانو میں منتشر نہونے دیں اور اُس مٹی کو جس میں مواد ملے ہوئے ہیں زمین کے سطح سے دو فٹ نیچے داب دیں۔

نمبر ۷۔ مٹی سے بھر کر کئی گملے تیار رکھنے چاہئے اور اُنکو ایسی جگھہ قرینہ سے رکھنا چاہئے کہ مریض کے جسم میں سے جو مواد بے اختیار خارج ہو اُن گملوں کے اندر آسانی سے لے لیا جاوے۔

نمبر ۸۔ جو کپڑے مریض کے گندے ہو جاویں روزانہ اونکو پھوٹتے پانی میں دہو ڈالنا چاہئے اور کسی حالت میں اونکو پھوٹتے پانی میں جوش نہ دے لیا جاوے اونکو تہ کر کے الگ نہ رکھہ دینا چاہئے اگر کپڑونکو پھوٹتے پانیمیں جوش دینیکا سامان موجود نہ ہو تو کپڑوں کو مریض کے جسم سے علیحدہ کرنے کے بعد بلا توقف کھلی ہوا میں کسی رسّے پر یا کسی درخت کی شاخ پر لٹکا دینا چاہئے تا وقتیکہ اونکو جوش دینے کا سامان ہو سکے۔

نمبر ۹۔ کوئی کپڑہ ہیضہ کے مریض کا ہرگز ہرگز کسی تالاب یا چاہ یا کسی بہتے پانی کے نزدیک جس میں سے پینے کیواسطے پانی لیا جاتا ہو نہ دہونا چاہئے جو پانی کپڑوں کے دہونے کیواسطے درکار ہو تالاب یا چاہ یا بہتے پانی سے کم سے کم پچاس گز کے فاصلہ پر بیجانا چاہئے اور اُس فاصلہ پر جاکر کپڑوں کو دہونا چاہئے۔

نمبر ۱۰۔ جو مٹی اُس مواد سے بھری ہو جو مریض کے جسم میں سے نکلا ہو کسی جگھہ متصل کسی چاہ یا تالاب یا بہتے پانی کے ہرگز نہ دابنی چاہئے۔ +

خانگی ضروریات کے واسطے جس جس جگھہ سے پانی لیا جاتا ہی خواہ تالاب سے خواہ چاہات سے اُنکی نسبت ایسا بند و بست کرنیکی سعی میں ہرگز دریغ نہ کرنا چاہئے کہ ہیضہ کے مریض کی شکم یا آنتوں سے جو کچھہ مواد خارج ہو اُس سے اُن کے پانی میں عفونت کے اثر ہونیکا امکان نہ رہے عفونت کے اثر ہونیکا اسطرح غالب احتمال ہوتا ہی کہ مریض کے مکان سے خارج ہوا ہوا مواد بدررو کے راستہ سے بہکر آوے اور چاہات کے متصل وہ پانی کھڑا رہے یا وہ پانی تالاب میں بہکر جاوے کسی قصبہ میں اور مقامات میں بدررؤں کی حالت کیسی ہی ہو لیکن چاہات کے متصل بدررونکا پانی ہرگز کھڑا نہ رہنے دینا چاہئے بدررو کوئی اور کبھی اور کہیں ایسی نہیں ہوتی ہی کہ اُسکے اندر کا پانی زمین کے اندر چھنکر نہ پہنچے پس جسقدر پانی اُنمیں کھڑا رہیگا اُسی اندازہ پر ضرور ہی کہ زمین کے اندر چھنکر وہ پانی پہنچیگا اور نہیں رک سکتا جس تالاب میں سے پینے کے واسطے پانی لیا جاتا ہو اُسکے اندر کسی بدررو کا پانی بہکر نہ جانے دینا چاہئے یہہ امر نہایت ضروری ہی کہ جو مواد مریض کے جسم میں سے خارج ہوں اونکو مریض کے گھر کے اندر ہی جیسا اوپر بیان کیا گیا اُسی طرح تلف کر دینا چاہئے لیکن چونکہ ہر قسم کے آدمیوں میں بے احتیاط اور غفلت کرنیوالے شخص ہوتے ہیں اسواسطے ایسی احتیاطوں کی ضرورت ہی کہ ایسے پانی میں عفونت کے اثر ہونیکا احتمال بھی نہ رہے جو ضروریات خانگی میں کام میں آتا ہی جن دنوں میں ہیضہ پھیلا ہوا ہو خوب ہی کہ پینے کے پانی کو جوش دیکر ٹھنڈا کر کے پیا کریں جس پانی کو جوش دیا جاتا ہی معمول ہی کہ اُسکا مزہ جاتا رہتا ہی اُسکا یہہ سبب ہی کہ جو ہوا پانی میں ہوتی ہی وہ جوش دینے سے نکلجاتی ہی نہایت صاف ریت کے اندر اُس پانی کو ٹپکا لینے سے اُسکے اندر پھر ہوا آجاتی ہی اسیطرح ٹپکا لینے کے بعد پانی ایسا ہی تازہ اور شفاف ہوجاتا ہی کہ گویا اُسیوقت چشمہ میں سے لایا گیا ہوگا۔

نمبر ۱۱۔ جو آدمی ہیضہ کے مریض کا بیماردار ہو اُسکو لازم ہی کہ کھانے پینے سے پیشتر صاف پانی سے اُسیوقت اپنے ہاتھہ دہو ڈالے بیماردار کو لازم ہی کہ جتنی مرتبہ مریض حوائج رفع کرے اور وہ مریض کے اُس حالت میں مدد کرے اُتنے ہی مرتبہ اور بلا توقف اپنے ہاتھہ دہو ڈالے ہیضہ کی عفونت کی تاثیر سے بچنے کیواسطے اپنے جسم کی صفائی لابُد ہی۔

نمبر ۱۲۔ جو شخص ہیضہ سے مرا ہو اُسکی لاش کو دفن کرنے یا جلانے کے واسطے جسقدر ممکن ہو بہت کم آدمی ہمراہ جاویں دفن کرنے یا جلانے کے بعد اُنکو

لازم ہو کہ اپنے اپنے گھروں کو واپس آنے سے پیشتر اپنے ہاتھہ اور کپڑے دہو ڈالیں اور نہا ڈالیں لیکن کسی چاہ یا تالاب یا بہنے پانی کے متصل یہہ کام نہ کریں جہاں سے ضروریات خانگی کے واسطے پانی لیا جاتا ہو۔

نمبر ۱۳- جس مکان میں ہیضہ کا مریض پڑا ہوا اُسمیں روزمرہ گندھک کی دہونی دینی چاہئے دہونی دینے کے وقت مکان کے دروازے کھلے رکھنے چاہئیں تاکہ ہوا کی آمد و رفت کھلی رہے گندھک اسقدر جلانی چاہئے کہ جو آدمی مکان کے اندر رہیں اونکو تھوڑے سے کھانسنے کی ضرورت ہو جبتک یہہ اثر نہ پیدا ہو آگ پر گندھک ڈالتا رہنا چاہئے جو کپڑے مریض کے گندے ہو گئے ہوں اُونکو دہونے اور خشک کرنے کے بعد ایکسی پر ڈالدینا چاہئے اسیطرح کہ گندھک کا دہواں اُنمیں لگتا رہے۔

نمبر ۱۴- جس مکان میں ہیضہ کا مریض مر گیا ہو یا اچھا ہو گیا ہوا اُسمیں گندھک کی دھونی اسقدر دینی چاہئے کہ دُہویں سے دم گھٹنے لگے ایسی دھونی دینے کیوقت مکان کے دروازے اور کھڑکیاں وو گھنٹے بند رکھنے چاہئیں تاکہ دھونی کا دھواں مکان میں گھٹتا رہے بلکہ بہتر ہو کہ اسطرح جب دہونی دیجاویگی اُسوقت مکان کے اندر کوئی آدمی نہ ٹھیرنا چاہئے مریض کی چارپائی اور کپڑوں اور بسترے کو پہلے بھوٹتے پانی میں خوب دھوکر اور خشک کرکے دھونی کے دھوئیں میں اسطرح لٹکا دینا چاہئے کہ دھواں اُسکے اندر بخوبی لگتا رہے چارپائی کے بان کی نسبت سب سے محفوظ عمل یہہ ہو کہ اُسکو جلا دینا چاہئے۔

نمبر ۱۵ دہونی دینے کے بعد مکان کی تہہ کو اور دیوارونکو لیپ دینا چاہئے۔

نمبر ۱۶- کسی شخص کو نہ چاہئے کہ اُس کمرہ کے اندر جسمیں ہیضہ کے مریض کی لاش پڑی ہو مٹھائی یا اور کوئی چیز کھاوے۔

نمبر ۱۷- جن دنوں میں ہیضہ پھیلا ہوا ہو کسی شخص کو کچا میوہ یا کچی سبزی بغیر اُنکو پیشتر صاف پانی میں دہو لینے کے نہ کھانی چاہئے۔

نمبر ۱۸- کسی مریض ہیضہ کے بیمار دار کو نہیں چاہئے کہ بغیر پیشتر اپنے ہاتھہ دھو لینے کے اور شخصوں کے واسطے کھانے کی شئے کو چھوئے یا کھانا تیار کرے۔

نمبر ۱۹- جسم کو گھر کو گانو کو صاف رکھنا نہایت محفوظ ذریعہ ہیضہ پھیلنے کی انسداد کا ہی۔

نمبر ۲۰ ہیضہ کی عفونت کے اثر کو نیست کرنیکے بندوبست کیواسطے ایک ہوشیار حکیم مامور کرنا چاہئے اور چونکہ وبا کے ایام میں یہہ بات ناممکن ہو کہ ہر شخص کی نسبت جان میں موت کا باعث بالیقین دریافت ہو سکے تقاضائے عقل یہہ ہو کہ ہر ایک گھر کو جس میں کوئی موت واقع ہوئی ہو خواہ اُسکا باعث کچھہ ہی بیان کیا گیا ہو دہونی دلائی جاوے۔

نمبر ۲۱- ہر ایک شخص کے جسکو ہیضہ لاحق ہو بلا توقف صاحب ڈپٹی کمشنر کی اطلاع کے واسطے رپورٹ کرنی لازم ہوگی اور صاحب بہادر موصوف مناسب دوائی کے مہیا کرنیکے انتظام کرینگے۔

نمبر ۲۲- جس گانو میں ہیضہ نہو اُس کے باشندوں کے واسطے دانشمندی کی بات یہہ ہو کہ کسی اور گانو کے ساتھہ جہاں ہیضہ ہو حتی الامکان آمد و رفت بند کر دیں جو آدمی ہیضہ والے گانو سے آویں اُن سے ہر ایک حالتمیں بلا اشتباہ تندرست گانو کے اندر آنے دینے سے پیشتر اُنکے کپڑے دُھلوا ڈالنے چاہئیں اور اُنکو نہلوا ڈالنا چاہئے۔

نمبر ۲۳- آخری احتیاط اور تنبیہہ یہہ ہو کہ جو مواد مریض ہیضہ کے جسم میں سے نکلے اُسکو بلا توقف آگ سے جلا کر تلف کر دو کیونکہ وہ زہر جس سے ہیضہ پھیلتا ہو اُس مواد کے اندر ہوتا ہی۔

مراسلات

خط

یہہ مراسلہ مندرجہ ذیل ہمارے پاس جناب مولوی عطا محمد صاحب ساکن ہوشیارپور نے براہ اندراج اخبار بھیجا سو بجنسہ درج اخبار کیا جاتا ہو۔ وہو ہذا۔

صاحب مہتمم نور افشاں سلامت

براہ مہربانی آپ اس پرچہ کو درج اخبار فرماویں صفحہ نمبر ۱۰ رسالہ اظہار حق میں جو دو مثالیں اخیر لکھی گئیں اُسمیں بہت لوگوں کو غلطی واقع ہوئی اور اصل مطلب کو معلوم نہیں کیا خلاصہ اُن دو مثالوں کا یہہ ہو کہ جو چیز بانا اصلی اور یقینی پاک ہو اُس سے وسواس کرنا نہ چاہئے اور شہرت جو اُسمیں ہو وہ ظن اور شک ہو بعضے کہتے ہیں کہ چربی سور کی ڈالی جاتی ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ خون گاو کا یہہ بات یقین نہیں ظن اور شک ہو عمل یقین پر کرنا چاہئے نہ ظن پر اور ایسا ہی خلاصہ مثال دوسرے کا ہو کہ پنیر شام کا یقینی پاک تھا اور جو مشہور تھا کہ اُسمیں چربی سور کی ڈالکر طیار کرتے ہیں یہہ بات فقط تہمت اور شک تھی اور بے اصل چونکہ اصل میں پاک تھا تو حضرت نبی کریم علیہ الصلواۃ والسلام کے پاس آیا

تو حضرت علیہ السلام نے کھایا اور یہہ معنی نہیں کہ اوسمیں کچھہ آلودگی تھی اور حضرت نے کھایا جو کوئی یہہ معنی سمجھتا ہو وہ بے دین اور کافر ہو خدا پناہ دے ایسی سمجھہ سے اسواسطے کہ نبی کریم علیہ السلام پاک تھے اگر کچھہ پلیدی ہوتی تو اللہ تعالیٰ اونکو خبر دیتا۔

عطا محمد ساکن ہوشیارپور

اخبارات ملکی وولایتی

ترقی دین عیسوی۔ رسالہ مشنری ہرلڈ سے معلوم ہوتا ہو کہ ملک جیپان میں بارہ سوسایٹی کے پادری جو قریب سو کے موجود ہیں اور منادی کرتے ہیں وے خصوصاً شہر یدو ہو کو ہاما کوبے اوساکا ہنگاساکی ہو کودادی میں مقیم ہیں ان شہروں میں وکلیسیا جیپن دوسرا آدمی شریک ہیں انجیل وتوریت کے ترجمہ کرنے میں شفاخانہ ومدارس کے جاری کرنے میں مصروف ہیں ملک مکسکو سے مسٹر واٹکسن صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ہو۔ دسمبر ۱۸۸۶ء میں ۱۷۰ آدمی نے مکسکو میں بپتسمہ پایا مسٹر پگین صاحب بلاجٹ واقع چین سے لکھتے ہیں کہ ۲۰ دسمبر ۱۸۸۶ء کو پورا نے نوشتوں کی پچھلی جز زبان سٹڈرین جو تمام چین میں بولی جاتی ہو طبع ہوئی ہیں جو نکہ انجیل اسی زبان میں پہلے چھپ چکی تھی اب تمام بائبل باشندگان چین کیواسطے طبع ہوئی یہہ ترجمہ جناب ڈاکٹر شروسکی صاحب نے جو امریکہ سے خاص اسی کام کیواسطے تشریف لائے تھے کیا ہو۔ اور مسٹر سنٹ صاحب جنہوں نے چند سال گذرے ہیں مدراس میں پوری بائبل زبان تمبل چھاپی تھی اس ترجمہ کو بھی چھاپا ہی۔

تبریز ملک فارس سے ایک صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ یہاں ماہ فروری سنہ حال میں جو عیسائی مذہب کے لوگ ستائے گئے تھے اور وہاں کے باشندوں نے ظلم کیا تھا تب سے ابتک ہمارے پاس کوئی مسلمان واسطے تحقیق مذہب حق یعنی عیسائی مذہب کے قبول کرنیکو نہیں آیا۔ اور اہل ارمنی بھی اسی خوف سے نہیں آتے تھے مگر اب صورت اور طرح پر ہو یعنی صدہا مسلمان واسطے تحقیق مذہب وسچائی کے پادری صاحب کے پاس آتے ہیں اور تحقیق کرتے ہیں چند روز ہوئے کہ دو متعصب ملاں نے دیسی پادری کے پاس آکر اپنے عیسائی ہونیکا اقرار کیا ایک روز دیسی پادری صاحب کو اہل اسلام نے اپنے ایک جلسہ میں بلایا اور کھانا انکے ساتھہ بلکہ ایک طباق میں ملکر کھایا۔ پادری صاحب مذکور نے وہاں انجیل کی سچائی مذہب عیسائی کی صداقت حاضرین کو سنائی جسے بخوشی سُنا انمیں سے ایک سفید ریش مرد نے کھڑے ہو کر کہا کہ پادری صاحب جو کچھ فرمایا راست ہو اور حق ہو۔ تبریز کے اہل اسلام مذہب محمدی سے ناخوش معلوم ہوتے ہیں کیونکہ انکا قول ہو کہ ہم ایسی مذہبی حالت اور جہالت کی قید میں پڑے ہوئے ہیں کہ جس سے رہائی پانی مشکل ہو خدا بچاوے چنانچہ وہانکے ایک بڑے مجتہد جناب نے فرمایا ہو کہ اب محمدی مذہب کا عروج مثل چراغ سحر کے نظر آتا ہو۔

چین میں ایک فرقہ ایسا ہو کہ ظاہرا اُس فرقہ کا کوئی نام نہیں ہو اور نہ وے کسیکو اپنے فرقہ کا نام بتلاتے ہیں۔ گورنمنٹ چین اُنکے اعتقاد سے نہایت ہی نفرت کرتی ہو۔ اور اس گروہ کے بہت آدمی ہیں خصوصاً سانگٹین میں تو بہت ہی ہیں۔ اب جو انکی ملاقات پادری صاحبان سے ہوئی تو وے نہایت اخلاق سے پیش آئے۔ اور بیان کیا کہ ہمارا مذہب کچھہ کیطرف سے آیا ہو اور اسی طرف سے ایک رہائی دینے والا بھی آنیوالا ہو اگرچہ بادکی وقت جو انکی دعوتیں ایک دوسرے کے یہاں ہوتی ہیں تو روٹی اور مے شراب زیادہ تقسیم کیجاتی ہو۔

اس فرقہ کی نسبت صاحب اخبار ہرلڈ بطور قیاس کے فرماتے ہیں کہ یہہ بقایا فرقہ نسطوری کا ہو اور نسطوری فرقہ پہلے یہہ جنکا اعتقاد خداوند عیسیٰ مسیح پر تھا اور نہایت ہی دل سے انجیل کی منادی اور اسکی سچائی عام لوگوں پر ظاہر کرتے تھے۔ خاصکر چین میں فرقہ الصدر نے بہت ہی ترقی پائی۔

یقین ہو کہ دریافت کرنے سے یہہ قیاس صحیح نکلیگا۔ اور بڑی خوشی کی یہہ بات ہو کہ اس فرقہ کے بہت سے لوگ مسیح پر ایمان لئے آئے ہیں اور لاتے جاتے ہیں۔

کوجینک واقع چین سے مسٹر باسود صاحب لکھتے ہیں کہ یہاں ایکسو آدمی سال حال میں عیسائی ہوئے یہاں کی جماعت نے دس آدمیوں کو بلا طلب تنخواہ کے واعظ مقرر کیا اُنکے وعظ کی تاثیر سے ایک گاؤں میں ۷۵ آدمیوں نے دین عیسوی کو قبول کیا۔

امریکہ امریکہ شمالی میں چند قومیں وحشی رہتی ہیں جنمیں پادری صاحبان انجیل کی منادی کرتے ہیں مقام لینڈزڈان ۱۷ جنوری سنہ رواں میں ۳۲ عیسائی ہوئے جنمیں فرقہ کے سردار شاہ شوشو نامی شامل تھے۔

ہانگ کانگ - جزیرہ ہانگ کانگ سے جناب پادری ہجن صاحب رقمطراز ہیں کہ ہم نے چرچ مشن سوسایٹی کے ہم ومعاینہ کئے بعد دریافت کے معلوم ہوا کہ ۱۳۲ آدمیوں نے دین عیسوی کو قبول کیا اور بہت سے متلاشی ہیں تحریر مذکورہ بالا سے صاف ظاہر ہو کہ ملک چین میں دین عیسوی کو روز بروز ترقی ہی۔

شوق علم- ایک گروہ لیڈیوں یعنی شریف عورتوں کا مقام ہلی موتھ واقع ملک انگلستان میں امریکہ سے بدیں غرض آیا ہے کہ تمام ملک یورپ میں واسطے حصول علم کے سیر کریں- یہہ عورتیں بسواری جہاز ولیٹ فلیا آئی ہیں اور مدرسہ ایس انٹرنیشنل اکاڈمی نیویارک کی تعلیم یافتہ ہیں اور اُنکے ہمراہ پروفیسر ایبل صاحب بھی ہیں اس مقام سے یہہ گروہ ہمبرگ اور برلن کو گیا اور اڑہائی ماہ تک مختلف قسم کے مضامین علمی سُننے اور سیکھنے سے اب قصد اُنکے جانیکا ملک جرمن اور اٹلی اور سوئیزرلینڈ و بلجیم و فرانس وغیرہ کا ہے جب یہہ گروہ انگلستان سے ماہ ستمبر میں سوار ہوکر امریکہ میں پہنچ جاویگا تو پھر ایک دوسرا گروہ عورتوں کا ماہ جون میں یورپ کے سفر کے لئے اور روانہ ہوگا-

خیال کرنا چاہئے کہ ولایت کی عورتوں نے یہاں کے مردوں سے زیادہ شوق علم میں سفر کیا اور اس سفر میں بہت سے فائدہ علمی حاصل کئے یہاں کی عورتوں کو اگرچہ کوئی گھر پر بھی جاکر پڑھاوے تو بھی شوق سے نہیں پڑھتی ہیں- اسمیں عورتوں کا کچھہ قصور نہیں ہے کیونکہ ہندوستانی عورتیں مثل خونی مجرم کے مقید رہتی ہیں بلکہ اُنسے بھی زیادہ قید میں ہیں پھر کیونکر شوق علم ہو-

برہما- ۱۹- تاریخ ماہ گذشتہ کی تاربرقی آمد از منڈالی سے معلوم ہوا کہ جمعہ بوقت شام سر ڈگلس فورسایتھہ صاحب منڈالی سے روانہ ہوئے اسی تاریخ کی تاربرقی شملہ خبر رساں ہے کہ رنگون سے خبریں آئی ہوئی غلط ہیں اور برہما کے حالات قابل اطمینان نہیں ایک خاص کونسل آج جمع ہوئی شاہ برہما نے کہا ہے کہ سرکار انگریزی کی فوج کو اپنے ملک میں سے ہوکر کسی دوسرے ملک بوقت ضرورت نہیں جانے دونگا اس انکار کی وجہہ سے سرکاری سفیر بھی گارڈ کا ساتھہ نکلیں کہیں بچا سکیگا- نیز کمپنی کے رئیسوں کو جو کرنیل برون صاحب اور اُنکے ہمراہیوں پر حملہ آور ہوئے تھے اگر سزا دینی منظور ہو تو ناممکن ہے-

یقین ہے کہ سر ڈگلس فورسایتھہ صاحب جہت حصول امر مطلوبہ سرکار شاہ برہما پر زور ڈالیں اور غالب ہے کہ فی الحال صاحب موصوف برہما میں مقیم رہیں-

انتظام جدید پنجاب- یکم جولائے کو پنجاب لیجسلیٹیو کونسل میں انتظام جو دیشیل پنجاب کا ایکٹ منظور ہوگیا اور اس ایکٹ کا نام ایکٹ ۱۸ ۱۸۸۴ء قرار پایا-

اب کچھہ دیر نہیں ہے منصف مقرر ہوگئے ہیں علاقہ کا مقرر کرنا ہی باقی ہے سو یہہ بھی ہوا چاہتا ہے-

بنگال- میں حسب دلخواہ بارش ہوگئی ہے اور تمام زمین کو سیراب کردیا بلکہ نشیب کے کھیتوں کی زراعت شمالی کو ضرر پہنچا ہے ۱۳ جون کی بارش سے نواکھلی کے ضلع میں ۲۵ گھر مسمار ہوئے اور تمام درخت اکھڑ گئے فیض آباد میں بھی خوب مینہہ برسا-

کشمیر- جو صاحبان یورپین کشمیر میں مقیم ہیں وے چوروں کے ہاتھہ سے پریشان ہو رہے ہیں اگرچہ پولیس انتظام میں کوشش کرتی ہے مگر قرار واقعی تدارک نہیں ہوا ایک وقت وہ تھا کہ بے تکلف ہر جگہہ چیزیں پڑی رہتی تھیں اور کوئی چھیڑتا بھی نہیں تھا ایک یہہ زمانہ ہے کہ چوری کی شکایت سُنی جاتی ہے-

بمبئی- کی میونسپل کمیٹی نے اُن جلسوں کیواسطے جو بوقت تشریف آوری شہزادہ ویلس کے ہونگے اپنے روپیہ کا صرف کرنا نا منظور کیا-

شاید کوئی اور خرچ ضرور میونسپل کمیٹی مذکور کو آن پڑا ہوگا وہاں کی کمیٹی نے تو سب سے پہلے پیش قدمی کی تھی ہماری رائے میں اگرچہ کوئی ضرورت ہو مگر حضور معزی الیہ کی رونق افروزی کے زمانہ میں اُنکی خاطر و تواضع کا ہونا باعث اظہار اطاعت اہل ہند ہے لہذا کمیٹی مذکور کی یہہ نامنظوری کی تجویز اچھی نہیں ہے بلکہ کمیٹی کو لازم ہے کہ خوب جلسے کرے اور ابھی سے چندہ جمع کرلے تاکہ عین وقت پر بندوبست کرنے میں دقت نہ پڑے-

لودیانہ- اس ہفتہ میں بھی تین مرتبہ قدرے بارش ہوئی پیر و بدھ کے روز ذرا بڑھکر-

ضلع بھر میں کوئی بیماری وغیرہ نہیں ہے- اور کیوں ہو جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے خراب اشیاء خوردنی کی منادی کرادی ہے- اور حلوائی لوگ جو خراب دودھ دہی کچے پکے پکوڑے و باسی کچوریاں وغیرہ فروخت کیا کرتے تھے انکو باواز دہل ہدایت کی گئی ہے کہ خراب شے فروخت نہ کرنے پاویں اُمید کہ نان بائی جو باسی گوشت دال و برتنوں کو میلے آگے کیچ رکھتے ہیں ہدایت ہوگی سبکے اُنکے زمین میں ایک دفعہ کے گڑے ہوئے کبھی دہوئے نہیں جاتے ہیں بلکہ انمیں گھاس تک جم جاتی ہے اور پانی اسمیں سے نکالا نہیں جاتا خمیر کے طور پر نیتیوں تک رہتا ہو وے بھی اکھڑ وائے جائیں- اور آج کی پکائی ترکاری کل پر نہ رکھی جاوے-

بڑی خوشی کی بات ہے کہ صاحبان ممبران میونسپل کمیٹی نے مبلغ پچاس روپے ماہواری مشن اسکول کیواسطے چنگی سے دینے منظور کئے

میم صاحبہ کرنیل ونٹور صاحب نے سنیچر کے دن وفات پائی انتظام جدید کے منصف مقرر ہوکر ضلع میں آگئے ہیں سمرالہ جگراؤں لودیانہ جائے منصفی قرار پائی-

ریل پر جو کارندے شکرہوں جاتی ہیں اُنکے کوچبان عینچاترینہ دونوں

[illegible]

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا